ہے۔کوئی نقش خود بخود نہیں ابھرتا بلکہ ہر نقش کو کوئی ابھارنے والا ہوتا ہے۔آخری تین شعروں میں جوش اس مختصر سی بحث کو بہت سلیقے کے ساتھ سمیٹ رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ صنم تراش کے بغیر صنم اور قدم کے بغیر نشان قدم نہیں بنتا۔مٹی پر لکیر سانپ کی موجودگی کا پتہ دیتی ہے اور ہلال نما نشان ثابت کرتے ہیں کہ قافلہ گزرا ہے۔ بالکل اسی طرح یہ کاہکشاں' سورج' چاند اور ستارے بھی کسی کے ہونے کی دلیل ہیں۔یہ اعلان کررہے ہیں کہ کوئی بنانے والا ہے۔دنیا کا سارا حسن کسی کے حسن تخلیق کا اظہار ہے۔خالق نہ ہوتو تخلیق بھی نہ ہو۔تخلیق موجود ہے تو خالق کا وجود بھی ماننا پڑے گا۔طفیل ہوشیار پوری کہتے ہیں:

یہ آگ' یہ پانی' یہ ہوا ہے کہ نہیں ہے
یہ برق' یہ باراں' یہ گھٹا ہے کہ نہیں ہے
یہ پھول' یہ کلیاں' یہ صبا ہے کہ نہیں ہے
ہر رنگ میں وہ جلوہ نما ہے کہ نہیں ہے
اب سوچ مرے دوست خدا ہے کہ نہیں ہے

جوش کا لہجہ منفرد ہے۔وہ چاند اور سورج کو نقش قدم اور ستاروں کو گرد سر راہ کہہ کر قاری کے لیے دلکش اور مانوس ماحول پیدا کر رہے ہیں۔ستاروں کی جبینوں سے حسن کے دھارے رواں ہونا' چاند' سورج اور ستاروں کو آسمان کا نور اور زمین کی زینت قرار دینا ایک سنجیدہ اور فکر انگیز نظم کے شاعرانہ پہلو اور شعری قدر و قیمت میں اضافہ کرتا ہے۔نقش قدم اور گرد سر راہ کی تراکیب نظم کے ابتدائی اشعار کے مضامین سے بھی مطابقت رکھتی ہیں۔اس اہتمام نے نظم کو عام قاری کے لیے بھی قابل فہم اور پرلطف بنا دیا ہے۔جوش کہتے ہیں کہ چاند اور سورج نقوش قدم ہیں' کہکشاں ایک راستہ ہے۔ستارے گرد راہ بھی ہیں اور حسن کی علامت بھی۔زمین آسمان کو سجانے سنوارنے والے چاند' سورج اور ستارے بالکل اسی طرح وجود باری تعالیٰ کی دلیل ہیں جس طرح نقش قدم' قدم کے وجود کی دلیل ہے اور گرد راہ قافلے کے گزرنے کی دلیل ہے۔مجموعی طور پر یہ ایک خوبصورت نظم ہے جو قاری کو بیک وقت فکری اور جمالیاتی تسکین فراہم کرتی ہے۔

مشقی سوالات

1: مختصر جواب دیجیے۔

الف: دیہات میں کسی کچے راستے پر صبح کے وقت رگڑ کا نشان دیکھ کر کیا گمان گزرتا ہے؟

جواب: دیہات کے کچے راستے پر رگڑ کا نشان ظاہر کرتا ہے کہ اس راستے سے سانپ گزرا ہے۔

ب: ''نشان ہلال نما'' سے کیا مراد ہے۔ان سے کس قسم کے سواروں کا تعلق ہے؟

جواب: گھوڑوں کے قدموں سے بننے والے نشان' ہلال نما یعنی پہلی رات کے چاند جیسے ہوتے ہیں۔ان نشانوں کا تعلق گھڑسواروں سے ہے۔

ج: غبار راہ سے تگ و دو کا کیا تعلق ہے؟

جواب: کوئی مسافر راستے سے گزرتا ہے تو گرد و غبار اڑتا ہے۔غبار راہ کسی کے سفر' محنت اور کوشش کی علامت ہے۔

د: آسمان پر کہکشاں اور ستارے کس امر کی دلیل ہیں؟

جواب: آسمان پر کہکشاں، چاند اور ستارے خالق کائنات کے وجود کی دلیل ہیں۔

2: تراکیب کے معانی لکھیے۔

غبارِ راہ، تگ و پو، نقشِ قدم، نیرِ تاباں، سرِ راہ، شوخیِ رفتار

جواب: تراکیب کے معانی ملاحظہ کیجیے:

○ **غبارِ راہ:** راستے کی گرد ○ **تگ و پو:** دوڑ دھوپ، جستجو ○ **نقشِ قدم:** قدم کا نشان

○ **نیرِ تاباں:** چمکتا سورج ○ **سرِ راہ:** راستے پر، راستے میں ○ **شوخیِ رفتار:** البیلی چال

3: اس نظم کا مرکزی خیال بیان کیجیے جو چار پانچ سطروں سے زیادہ نہ ہو۔

جواب: دیکھیے نظم کا مرکزی خیال۔

4: کالم الف اور کالم ب میں دیئے گئے الفاظ میں مطابقت پیدا کر کے جواب کالم ج میں لکھیے:

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
رگڑ کا نشان	تگ و پو	سانپ
نشانِ ہلال نما	حسن کے دھارے	سوار
غبارِ راہ	سانپ	تگ و پو
نقشِ قدم	راہرو	راہرو
تارے	سوار	حسن کے دھارے
راہ	کاہکشاں	کاہکشاں

5: اس نظم کے آخری تین شعروں کی تشریح کیجیے۔

جواب: اشعار کی تشریح دیکھیے۔

☆☆☆

سید ضمیر جعفری ـــــ (1918ء-1999ء)

شاعر کا تعارف: ضمیر جعفری ضلع جہلم کے چک عبدالحق میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جہلم ہی سے پائی، پھر گورنمنٹ کالج اٹک، اور اسلامیہ کالج لاہور میں بھی زیر تعلیم رہے۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد فوج میں بھرتی ہو گئے۔ شعروادب سے دلچسپی بچپن ہی سے تھی۔ ادبی جریدے ''شیراز'' اور روزنامہ ''احسان'' لاہور کے لیے بھی کام کیا۔ پاک فوج کے ترجمان ''الہلال'' کے مدیر رہے۔ ضمیر جعفری کو بیسویں صدی کے نصف آخر کا اہم ترین اور نمائندہ مزاح گو شاعر کہا جا سکتا ہے۔ ان کی شاعری میں طنز کا عنصر کم ہے اس لیے یہ معاشرے کے ہر طبقہ کو ہنسانے کی بے مثال صلاحیت رکھتی ہے زندگی کے بوجھ تلے دبے، سسکتے، بلکتے ہوئے انسانوں کے ہونٹوں